چھولسی
www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر(۶)

حضرت عباس علیہ السلام

بند(۶۱)

(۱)پیشِ نظر ہے اب مرے عباس کی ثنا
فرزندِ بو تراب کے احساس کی ثنا
اور آرزوئے ثانیِ الیاس کی ثنا
کرب و بلا میں مہکی ہوئی پیاس کی ثنا
عباسِ باوفا کی ہے یہ پیاس لا زوال
ایسی ہے لازوال کے جس کی نہیں مثال

☆

(۲)آئے تھے جب کہ حضرت عباسؑ دہر میں
آمد کی دھوم دھام تھی ہر اک شہر میں
مدح و ثنا تھی محفل امواج نہر میں
حقانیت تھی اوج پہ باطل تھا قہر میں
وہ آگیا وفاؤں کی جو آن بان ہے
جو پائے حق سے حضرتِ ہاشمؑ کو شان ہے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

☆

(۹) آنکھوں میں اس کی دیکھئے کتنا جلال ہے
یہ قوت الٰہی کا پائے جمال ہے
دست خدا کا اس سے عیاں ہر کمال ہے
کلثوم کی یہ تیغ ہے زینب کی ڈھال ہے
دنیا نہ تاب لائیگی اس کے جلال کی
ضربت ہے با وفا یہ مرے ذو الجلال کی

☆

(۱۰) شبر نے پھر یہ کان میں عباس کے کہا
میرا پسر بھی خلق میں آئے گا با خدا
لڑنے کے فن سکھانا اُسے وہ ہی باوفا
جو فن خدائے پاک نے مجھکو کرے عطا
میری طرف سے جان کی بازی لگائے وہ
میداں میں ڈھنگ لڑنے کے میرے دکھائے وہ

☆

(۱۱) عباس نے ہمک کے حسن کو دیا جواب
کیجئے بھروسہ مجھ پہ محمدؐ کے ماہتاب
ہونگی تمہاری حسرتیں میداں میں کامیاب
اُس سے تمہارے فن کی میں چھپواؤں گا کتاب
تا حشر اُس جری سے ایسی کراونگا کار زار
میں کائنات میں جو ہوگی یاد گار

(۱۲) جھولے کے اِرد گرِد ہیں اہل حرم کھڑے
ہیں اوج پر عزیزوں کی ہنسیوں کے قہقہے
مسرور ہیں حقیقتیں ظلمت میں زلزلے
جھولے سے آشکار ہیں جرات کے سلسلے
جھولے میں رعب وہ ہے فضا میں تھر تھری
عکسِ جلال سے ہے زمانے میں کھل بلی

☆

(۱۳) خوشیاں منا رہیں ہیں نبیؐ کی نواسیاں
لیتی بلائیں رخ کی ہیں حیدر کی بیٹیاں
فرمار ہی ہیں دیکھ کے ہاتھوں کی راشیاں
حقانیت کو دے گا ہمیشہ ترقیاں
ساونت ہے یہ ایسا کہ شیروں کا شیر ہے
خالق کو جس پہ فخر ہے ایسا دلیر ہے

☆

(۱۴) زینبؑ جھلا کے جھولا یہ کہتی ہے بار بار
عباس تیرے شانوں کے خواہر ہے یہ نثار
آمد یہ تیری بن گئی دل کا مرے قرار
اتنا ہی کم ہے جتنا بھی تجھکو کروں میں پیار
شانوں میں تیرے قوت پرور دگار ہے
جوشِ علی تو پائے ہوئے بے شمار ہے

☆

(۱۵) اتنے میں آ کے گود میں فضہ نے لے لیا
گودی میں لیکے دیکھا جو چہرہ دلیر کا
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہے فضہ کی باوفا
فضہ نے جب یہ دیکھا تو عباس سے کہا
پہچان لے مجھے کہ میں باندی و فاکی ہوں
ادنیٰ کنیز دخترِ خیرالوریٰ کی ہوں

☆

(۱۶) فضہؑ کی گود بن گئی گہوارۂ وفا
ہاتھوں پہ وہ جھلاتی رہی عاشقِ خدا
کلکاریاں لگاتا رہا شیرِ مرتضیٰ
منتظر یہ دیکھتا تھا کھڑا سبطِ مصطفیٰ
کہتا تھا دیکھو رتبۂ فضہؑ بڑھا دیا
باندی کا فرق بھائی نے میرے مٹا دیا

☆

(۱۷) فضہؑ یہ کہہ رہی تھی تجھے میں سجاؤں گی
آنکھوں میں تیری خلد کا سرمہ لگاؤں گی
چہرے پہ تیرے ننھا سا ٹیکہ رچاؤں گی
تجھ کو میں نظرِ بد سے ہمیشہ بچاؤں گی
تیرے قدم کے نقش پہ سجدہ کروں گی میں
سجدے کے بعد پھر اُسے چوما کروں گی میں

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۱۸)ام النبی سے کہتی ہے یہ روحِ سیدہ
مژدہ ہو تجھکو لاڈلا عباس سا ملا
میں نے بھی اُس کو اپنا ہے بیٹا بنا لیا
دیکھ اُس پہ رحمتوں کی ہے اُمڈی ہوئی گھٹا
سرمایا رحمتوں کا یہ دیگا حیات کو
دیگا یہ موت زحمتوں کو مشکلات کو

☆

(۱۹)کتنا ہے خوش نصیب تمہارا یہ لاڈلا
ماتھے کو اس کے چومتی ہے روحِ مصطفیٰ
ہمدم ہے آلِ احمدِ مرسل کا باوفا
اک دن ضرور ہوگا یہ ساقی فرات کا
پوتی جو ہوگی میری یہ اس کا خدائی ہے
جس کا نہیں جواب یہ وہ کربلائی ہے

☆

(۲۰)جلوہ دیکھائے گا یہ عجب اعتماد کا
ڈنکہ بجیگا خلق میں اِس کے جہاد کا
ساحل میں یہ ڈوبائیگا بیڑہ عِناد کا
گل یہ چراغ کردیگا اہل فساد کا
جرات کے آسمان ہیں اس کے ہی ولولے
ایسا بشر ہے کام ہے جس کے بڑے بڑے

☆

www.emarsiya.com

(۲۱)ام النبی یہ بولی کہ مجھکو یقین ہے
میرا پسر یہ بازوے مولائے دین ہے
خدمت گزار آلِ شہ مرسلین ہے
وقتِ مدد حسینؑ کا پختہ معین ہے
اِس کی مدد سے دین کی کشتی بچائینگے
پتوار اس کے دست بریدہ بنائینگے

☆

(۲۲)آتے ہی کربلا میں محمد کا کاذی وقار
گھر ہی گیا جفاؤں کے نرغے میں حق شعار
خیموں کی سمت تیر جب آتے تھے بے شمار
کہتا تھا غیظ میں یہ وفاؤں کا تاجدار
ہستی جفا گروں کی مٹا کر رہینگے ہم
اک نہران کے خوں کی بہا کر رہیں گے ہم

☆

(۲۳)ہم ہیں وہی جو آل پیمبرؐ کا ہیں بھرم
خیموں کو جو ہٹائے کسی میں نہیں ہے دم
کردیں اشارہ جنگ کا گر سید امم
جتنی بھی فوجِ ظلم ہے کردیں اُسے قلم
دکھلائیں آج کاٹ تمھیں ذوالفقار کی
ہو دھوم کل جہاں میں مری کارزار کی

☆

www.emarsiya.com

(۲۴) زینب یہ بولیں دیکھ کے عباس کا جلال
بیشک بڑے ہو بھائی مرے صاحبِ کمال
تم جانتے ہو آئی ہے کیوں مصطفیٰ کی آل
اسلام ہے بچانا ہمیں مرتضیٰ کے لال
کروا کے ضبط غیظ کو تبرید کر دیا
صبر و حشم کو بھائی کے تصعید کردیا

☆

(۲۵) کرب و بلا میں پیاس کا اک ہاہا کار تھا
پیاسا ہر اک طفل بڑا بیقرار تھا
پانی ملے گا کب یہ اُنھیں انتظار تھا
دریا نظر میں پیاسوں کو اک ریگزار تھا
تھے فوجِ نابکار کے پہرے لگے ہوئے
بدکار بد عمل پہ تھے اپنے اڑے ہوئے

☆

(۲۶) عباس بولے شاہ سے آقا مرے حسینؑ
وقت کرم ہے کیجئے مولا مرے حسینؑ
پوری مری اب کیجئے تمنا مرے حسین
کردیجئے گا مجھکو دوبالا مرے حسینؑ
پاؤں جو اذن رکھدوں یہ دنیا اجاڑ کر
لے آؤں میں ہتھیلی پہ دریا اُکھاڑ کر

☆

www.emarsiya.com

(۲۷)عباسِ باوفا سے یہ بولے شہ زمن
کرب و بلا ہے آج سے اپنا یہی وطن
جاگیر میں وہ اپنی ہے جو نہر ہے لہن
ہے میرے انتظار میں فردوس کا چمن
عباس تجھکو ضبط کے جوہر دکھانے میں
خلد بریں کے راستے خوں سے سجانے ہیں

☆

(۲۸)غازی کو دیکے رایتِ ایمان شاہ نے
بخشی جری کو عزتِ ایمان شاہ نے
حمزہؑ کی شان حشمتِ ایمان شاہ نے
اوج وفا شجاعت ایمان شاہ نے
سرمایا سب یہ دیکے سلیماں بنا دیا
عباس کو تو ضیغم یزداں بنا دیا

☆

(۲۹)بولے حسینؑ کیا ہے وغا تیرے سامنے
اوقات کیا ہے اُن کی جو ہیں پھرے واسطے
مثل ببول فوج کے ہیں چہرے سامنے
پرچم اٹھا و تیغ رکھو میرے سامنے
نیزے سے آج جنگ و جدل خوب کی جیو
اور داد کبریا سے مرے خوب کی جیو

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۳۰)اتنے میں مشک لا کے سکینہ نے کی عطا
مشکیزہ دیکھ کہنے لگی شہ کی نورِ بقا
بھر کے اسے فرات سے لے آئے چچا
تشنہ لبوں کو پانی پلاؤ اے باوفا
عمو گئے ہیں لینے کو پانی کہوں کی میں
دیکھ تسلیاں انھیں تھامے رہوں گی میں

☆

(۳۱)جب التجا یہ کرتی تھی سرور کی ناز نیں
عباس دے رہے تھے دلاسے کہ مہ جبیں
پانی ضرور لائیگا عمو تیرا حزین
پانی کا حکم دے چکے ہیں سبط مرسلین
سیراب اب تو پیاسوں کو کرکے رہینگے ہم
سیراب کر سکے نہ تو مر کے رہیں گے ہم

☆

(۳۲)غازی نے پھر سکینہ کو گودی میں لے لیا
لپٹا کے پیار سینےسے اس کو بہت کیا
چپٹا کے اُس کو سینے سے وہ ضیغم وفا
روتے ہوئے یہ کہتا تھا اے مری مہ لقا
سوکھے دہن پہ تیرے چچا جاں لٹائیگا
گر لا سکا نہ پانی تو واپس نہ آئیگا

☆

www.emarsiya.com

(۴۳) بنت علی علم کے پھر یرے کو کھول کر
فرما رہی ہے رو کے یہ عباس نامور
سائے میں اس پھریرا کے رہتے ہیں بے خطر
اس واسطے پھریرا ہے تیرا یہ ہمسفر
یہ ہے پھریرا آسماں تیرے کمال کا
طوفاں با خدا ہے یہ تیرے جلال کا

☆

(۴۴) بہنوں نے اور بیوۂ شبّر نے دیکھئے
سبط نبی کی ننھی سی دختر نے دیکھئے
لیلیٰ نے اور مادر اصغر نے دیکھئے
حلقہ بنا کے سارے ہی گھر بھر نے دیکھئے
زینبؑ سی زمدار کی چادر سے جھاڑ کر
بھیجا ہے لڑنے شیر کو صدقہ اتار کر

☆

(۴۵) بازوے شاہ والا نے الٹی ہے آستیں
گیتی میں زلزلہ ہے خشیت ہے ہر لعیں
میداں میں کیا ہے ہونے کو کہتے ہیں بد یقیں
لو آندھیاں علم کے پھر سے چل پڑیں
اڑ اڑ رہی ہے اس لئے لڑتے میں فوج شر
کیوں کہ ہے وہ دلیر کے نیزے کی نوک پر

☆

www.emarsiya.com

(۳۶) ہانکے ہوئے لعینوں کو عالی وقار ہے
میداں سے بد شعاروں کا لشکر فرار ہے
کرتا جہاد شیر شہ نامدار ہے
عباس کا جو نیزہ ہے جسموں کے پار ہے
لوشامیوں کی شیر نے ہستی بگاڑ دی
افواجِ نابکار کی دنیا اجاڑ دی

☆

(۳۷) شہرہ علی کے شیر کا یہ قاف قاف ہے
عباس تنہا فوج ہے یہ اعتراف ہے
توڑے ہوئے وہ دیکھئے رن میں مصاف ہے
رن کی زمین لشکر بے دیں سے صاف ہے
پیچھا نہ آج چھوڑیگا فوج کمین کا
عباس سورما ہے یہ ام البنین کا

☆

(۳۸) دیکھا کہ ہے کھلا ہوا دریا کا راستہ
تشنہ لبوں کے دل کی تمنا کا راستہ
اپنا کے پھر جری نے تولا کا راستہ
کر ڈالا بند لشکر اعدا کا راستہ
دریا پہونچ کے شیر نے قبضہ جما لیا
دینِ رسول پاک کا پرچم لگا دیا

☆

(۳۹) پرچم لگا کے حضرت عباس با وفا
دریا پہ ٹہلتا ہی علمدارِ کربلا
مشکیزہ بھرنے کے لئے بڑھتا چلا گیا
موجوں کے بیچ میں گیا پیاسوں کا ہمنوا
کتنا حسین ہوگا قرینہ وہ دیکھتے
سقّہ بھریگا مشک سکینہؑ وہ دیکھتے

☆

(۴۰) مشکیزہ بھر کے نہر سے فرزندِ مرتضیٰؑ
لے ہی رہا تھا چلو میں پانی وہ با وفا
پانی میں رخ سکینہ کا اُس کو نظر پڑا
رخ اُس نے دیکھتے ہی بھتیجی کا با خدا
پورا طمانچہ مار کے دریا کے شیر نے
مردار کرکے رکھدیا پانی دلیر نے

☆

(۴۱) مردار کرکے نہر کو شیر ژیاں چلا
موجوں کو روندھتا ہوا تشنہ دہاں چلا
اونچا کیئے علم کو علی کا نشاں چلا
بچتا ستمگری سے حسینی جواں چلا
کاندھے پہ مشک ہے لئے پرچم ہے ہاتھ میں
پیاسوں کی حسرتیں کیئے سایا ہیں ساتھ میں

☆

www.emarsiya.com

(۴۲) دیکھا جو ابن سعد نے آتا ہے نامور
کوثر بنا کے مشک سکینہؑ کو بے خطر
مارد سے بولا کانپ کے یہ سعد کا پسر
وہ دیکھ بھر کے نہر سے مشکیزہ شیر نر
خیمے کی سمت جاتا ہے رستے میں تھام لے
غازی سے مشک چھین لے ہمت سے کام لے

☆

(۴۳) مارد یہ بولا مشک تو میں چھین لاؤں نگار
اجرت بتادے تجھ سے کیا میں اس کی پاؤں گا
ظالم یہ بولا بے بہا دولت دلاؤں گا
شادی تری یزید کے گھر میں کراؤں گا
کوفہ جہیز میں تجھے مل جائیگا لعین
منصب گورنری کا بھی تو پائیگا لعین

☆

(۴۴) اتنا سنا تو مارد خود سر اچھل گیا
کہتا تھا دل میں میرا مقدر بدل گیا
مجھ پر برا جو وقت تھا وہ آج ٹل گیا
ارمان تھا دولہن کا جو وہ بھی نکل گیا
بولا وہ گھر پہاڑ پہ جا کر بناؤں گا
اپنی الگ تھلگ نئی دنیا بساؤں گا

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴۵)میداں کو وہ یہ کہہ کے اکڑتا ہوا چلا
آتے ہی تمیش کھائی میں چکرا کے گر پڑا
شیطاں نے ہاتھ مار کے گدھی پہ یہ کہا
آہوش میں او بد عمل مکار و بے حیا
بدبخت جا کے روک لے غازی کا راستہ
تو بند کردے شیرِ حجازی کا راستہ

☆

(۴۶)تب بھاگ کے وہ آگے دلاور کے جم گیا
چکر لگا کے غازی کا کہتا تھا پور خطا
بچپن سے میں تو عادی ہوں لڑنے کا با خدا
کرتے ہیں مجھ پہ ناز بہت بانی جفا
شہ زور مجھ کو فخر سے مکار کہتے ہیں
شیطاں ہیں جتنے اپنا وہ سردار کہتے ہیں

☆

(۴۷)کیا کہنا ترے عزم کا حیدرؑ کے مہ بقا
مشکیزہ بھر کے نہر سے آئے ہو خوب کیا
رکھدے تو میرے سامنے اب اسکو با وفا
پانی خیامِ شاہ تک ہرگز نہ جائیگا
آگے قدم بڑھا تو ترا سر اڑاؤں گا
نیزہ لگا کے مشک کا پانی بہاؤں گا

☆

www.emarsiya.com

(۴۸)بولا دلیر تیری تو ہستی ہے کی لیعن
مشکیزہ مجھ سے چھین کے لیجائے جو کمین
لگتا ہے تو شریر کا بیٹا ہے بد ترین
تیرے قدم کے نیچے سے سر کاؤں گا زمین
چالاک ہے تو بھاگ جا رخ اپنا موڑ کر
رکھدونگا ورنہ تیری میں گردن کو توڑ کر

☆

(۴۹)بولا لعین مشک تو لیکر ہی جاؤں گا
لیجا سکا نہ اس کو تو میں منہ کی کھاؤں گا
حاکم کو جاکے اپنے میں اس کو دکھاؤں گا
اجرت بڑی میں مشک کے بدلے میں پاؤں گا
دوگے اگر نہ مشک تو پھر جان جائیگی
یہ تیغ اب تمہارے لہو کو بہائیگی

☆

(۵۰)پھر فوج شام شہ کے علمدار کی طرف
تیروں کو داغ نے لگی جرار کی طرف
تلواریں تو لتی ہوئی سالار کی طرف
اونچے تیر کیے ہوئے کرار کی طرف
بڑھ کے یہ کہ رہی تھی کہ حیدر کی یادگار
مشکیزہ لیکے جانے نہ دینگے ستم شعار

☆

www.emarsiya.com

(۵۰)عباس بولے بخت میں تیرے برائی ہے
تقدیر تجھکو سامنے میرے جولائی ہے
یوں موت تجھکو ڈھونڈتی اس جاپہ آئی ہے
نیزے کی میرے دیکھنی اس کو صفائی ہے
غازی نے اس کی آنکھوں میں آنکھوں کو ڈال کر
نیزے میں بیندھ کے اسے پھینکا اچھال کر

☆

(۵۱)غدار چار سمت سے گھیرے ہیں کیا کریں
نکلیں کدھر سے فوج کے ریلے ہیں کیا کریں
کس طرح پہونچیں دور وہ خیمے ہیں کیا کریں
جاتے ہیں جس طرف وہاں پہرے ہیں کیا کریں
عباس آچکے ہیں ستم کے حصار میں
کیسے بچائیں مشک کو تنہا ہزار میں

☆

(۵۲)جب سو قدم پہ مارو خونخوار جا گرا
تب تیش میں یہ سعد کے بیٹے نے دی صدا
کیا کررہی ہے آج یہ افوجِ اشقیا
ناکارہ کیا ہے سارا یہ لشکر یزید کا
سب مل کے رن میں گھر کے حیدر کے شیر کو
لیجانے دینا پانی نہ ہرگز دلیر کو

☆

www.emarsiya.com

(۵۴)لڑتے ہوئے دلیر کا جب ہاتھ کٹ گیا
مشکیزہ جھک کے سینے سے اپنے چھپا لیا
اتنے میں دوسرا بھی ہے شانہ جدا ہوا
ظالم نے مشک چھید کے پانی بہا دیا
بولا جبری یہ شاہ مدینہ میں کیا کروں
ہائے چھدی ہے مشک سکینہ میں کیا کروں

☆

(۵۵)بولا جبری یہ گھوڑے سے اے میرے ہمسفر
لیجا کے مجھکو چھوڑ دے نہرِ فرات پر
خیمے میں اب نہ جائیگا یہ خستہ جگر
پیاسی وہاں بھتیجی ہے ننھی سی سیم بر
وعدہ کیا تھا اس سے جو پورا نہ کرسکا
جانے میں اُس کے سامنے شرمائیگا چچا

☆

(۵۶)اتنے میں گرز اک سر عباس پہ لگا
لگتے ہی گرز شق سرِ جرّار ہوگیا
گھوڑے پہ ڈگمگانے لگا شیر مرتضی
رہوار سے زمین پہ سجدے میں آگرا
گر کے صدا دی فاطمہ زہرا کے چین کو
حسرت ہے میری دیکھلوں آقا حسین کو

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۵۷)شبیر سن کے اپنے علمدار کی صدا
بھر آئی غم سے اپنے وفادار کی صدا
سن کر چلے ہیں عاشق خدار کی صدا
اُس جا ہیں پہونچے تھی جہاں جرار کی صدا
جاکے یہ دیکھا شیر ہے زخمی پڑا ہوا
اک آنکھ میں ہے تیر جری کی لگا ہوا

☆

(۵۸)عباس بولے شاہ سے صورت دکھائیے
ہے آنکھ میں جو تیرِ عداوت ہٹائیے
ہے وقت مرگ اپنی زیارت کرائیے
غازی کی اپنے شانِ مودّت بڑھائیے
شہ نے ہٹا کے تیر مداوا بڑا گیا
خوں صاف کرکے چہرۂ انور دکھا دیا

☆

(۵۹)دیدار کرکے شاہ کا عباس مر گئے
اک بار بھائی شاہ کو کہکر گذر گئے
اپنے لہو کو دین کی رگ رگ میں بھر گئے
جو کر سکے گا کوئی نہ وہ کام کر گئے
بولے حسین فرض ادا اپنا کر گیا
اکبر علم اٹھاؤ علمدار مر گیا

☆

www.emarsiya.com

(۶۰) پرچم کو لیکے خیمے میں اکبر جو آئے ہیں
اہل حرم نے خون کے آنسو بہائے ہیں
غم میں دلیر کے صفِ ماتم بچھائے ہیں
حلقے کے بیچ شیر کا پرچم سجائے ہیں
زینبؑ فغاں ہے کرتی سکینہ ہے گود میں
بیہوش غم سے ننّھی حزینہ ہے گود میں

☆

(۶۱) لکھتے ہوئے جو مرثیہ روتا تھا یہ قلم
کشورؔ بڑا ہے یہ غم عباس ذی حشم
پکڑے کمر میں ہیں بھائی کے غم میں شہ امم
پیغمبروں کی رہتی ہے اس غم میں آنکھ نم
زہرا جہاں میں کرتی ہی ماتم دلیر کا
نوحہ رسول پڑھتے ہیں حیدرؑ کے شیر کا

☆ ☆ ☆

☆ ☆

Scanned with OKEN Scanner